حاضر ناظر

حضور ﷺ ہر جگہ حاضر نہیں ہیں

اس عقیدے کے بارے میں 36 آیتیں اور 11 حدیثیں ہیں، آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں

حاضر کی تین قسمیں ہیں

[۱] زندگی میں حضورؐ بہت سی جگہ پر حاضر تھے۔

[۲] آخرت میں بہت سی جگہ پر حاضر ہوں گے

[۳] لیکن حضورؐ ہر جگہ حاضر ہوں، اور ہر چیز کو دیکھ رہے ہوں، مثلا آج زید موجود ہے، انکی تمام حالتوں کو حضور دیکھ رہے ہوں، اور زید کے پاس موجود بھی ہوں، یہ صفت صرف اللہ کی ہے، رسول میں یہ صفت نہیں ہے۔

ہر جگہ حاضر رہنا، اور ہر چیز کو ہر وقت دیکھے رہنا صرف اللہ کی صفت ہے

اللہ علم کے اعتبار سے ہر جگہ حاضر ہیں

اس کے لئے یہ آیتیں ہیں۔

1۔ھو معکم اینما کنتم و اللہ بما تعملون بصیر ۔(آیت ۴،سورت الحدید ۵۷)

ترجمہ۔تم جہاں بھی اللہ تمہارے ساتھ ہے،تم جو کچھ کرتے ہو اللہ اس کو خوب دیکھ رہا ہے

2۔و لا ادنی من ذالک و لا اکثر الا ھو معھم این ما کانوا ۔(آیت ۷، المجادلۃ ۵۸)

ترجمہ۔اس سے کم ہوں یا زیادہ وہ جہاں بھی ہوں اللہ انکے ساتھ ہوتا ہے

3۔اذیقول لصاحبہ لا تحزن ان اللہ معنا ۔(آیت ۴۰،سورت التوبۃ ۹)

ترجمہ۔جب حضورؐ اپنے ساتھی حضرت ابو بکرؓ سے کہہ رہے تھے، غم مت کرو، اللہ ہمارے ساتھ ہیں

4۔فلا تھنوا و تدعوا الی السلم و انتم الاعلون و اللہ معکم ۔(آیت ,۳۵ محمد ۴۷)

ترجمہ۔اے مسلمانوں تم کمزور پڑکر صلح کی دعوت نہ دو،تم ہی سربلند رہوگے،اللہ تمہارے ساتھ ہے

5۔و اذا سألک عبادی فانی قریب ۔(آیت ۱۸۶،سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ۔اے حضورؐ جب آپ سے میرا بندہ پوچھتا ہے،تو کہہ دو کہ میں بہت قریب ہوں

6۔و نعلم ما توسوس بہ نفسہ و نحن اقرب الیہ من حبل الورید ۔(آیت ۱۶،ق ۵۰)

انسان کے دل میں جو خیالات آتے ہیں انکو بھی جانتا ہوں اور ان کے شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہوں

ان 6 آیتوں میں ہے کہ اللہ ہر جگہ تمہارے ساتھ ہے،اس لئے حاضر ناظر کی صفت صرف اللہ کی ہے

اللہ ہر چیز کو اور ہر بندے کی حالت کو دیکھنے والے ہیں

اس کے لئے یہ آیتیں ہیں

7۔و اللہ بصیر بالعباد۔(آیت ۱۵،سورت آل عمران ۳)

8۔و اللہ بصیر بالعباد۔(آیت ۲۰،سورت آل عمران ۳)

ترجمہ۔اور تمام بندوں کو اللہ اچھی طرح دیکھ رہا ہے

9۔ان اللہ بما تعملون بصیر۔(آیت ۲۳۳،سورت البقرۃ ۲)

10۔ان اللہ بما تعملون بصیر۔(آیت ۲۳۷،سورت البقرۃ ۲)

11۔ان اللہ بما تعملون بصیر۔(آیت ۲۶۵،سورت البقرۃ ۲)

ترجمہ۔اور یقینا جان لو کہ اللہ تمہارے سارے کاموں کو اچھی طرح دیکھ رہا ہے

12۔و اللہ بما تعملون بصیر۔(آیت ۱۵۶،سورت آل عمران ۳)

13۔و اللہ بما تعملون بصیر۔(آیت ۱۶۳،سورت آل عمران ۳)

14۔و اللہ بما یعملون بصیر۔(آیت ۳۹،سورت الانفال ۸)

ترجمہ۔اور تم جو بھی عمل کرتے ہو اللہ اسے خوب اچھی طرح دیکھتا ہے

ان 8 آیتوں میں ہے کہ اللہ ہر چیز کو دیکھنے والا ہے،یعنی وہ ناظر ہے

اس لئے حاضر ناظر کی صفت صرف اللہ کی ہے۔

نوٹ: دیکھنے کی کیفیت اور حاضر کی کیفیت کیا ہے یہ اللہ ہی جانے ، یہ اسی کی شان کے مناسب ہے

ان آیتوں میں ہے کہ حضورؐ ان جگہوں پر حاضر نہیں تھے۔

ان آیتوں میں ہے کہ دنیا میں فلاں فلاں جگہ پر حاضر نہیں تھے، اس آیت میں شاہد کا لفظ استعمال ہوا، اور آخرت میں بھی آپ کہیں گے میں فلاں حاضر نہیں تھا، تو ان 5 آیتوں کے ہوتے ہوئے اور ۶ حدیث کے ہوتے ہوئے یہ کیسے کہا جا سکتا ہے کہ حضور حاضر ناظر ہیں، ان آیتوں پر غور کریں

آیتیں یہ ہیں

15۔و ما کنت بجانب الغربی اذ قضینا الی موسی الامر و ما کنت من الشاھدین۔(آیت ۴۴، سورت قصص ۲۸)

ترجمہ۔آے پیغمبر آپ اس وقت کوہ طور کی مغربی جانب حاضر نہیں تھے جب ہم نے موسی کو احکام سپرد کئے تھے، اور آپ ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو اس کو دیکھ رہے تھے۔

16۔و ما کنت بجانب الطور اذ نادینا۔(آیت ۴۶، قصص ۲۸)

ترجمہ۔ اور آپ اس وقت طور کے کنارے نہیں تھے جب ہم نے موسی کو پکارا تھا،

17۔و ما کنت لدیھم اذ یلقون اقلامھم ایھم یکفل مریم و ما کنت لدیھم اذ یختصمون۔(آیت ۴۴، سورت آل عمران ۳)

۔ترجمہ۔آپ اس وقت ان کے پاس نہیں تھے جب وہ یہ طے کرنے کے لئے اپنے اپنے قلم ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی کفالت کرے گا، اور نہ اس وقت تم ان کے پاس تھے جب وہ اس مسئلے میں ایک دوسرے سے اختلاف کر رہے تھے۔

18۔و ما کنت لدیھم اذ اجمعوا امرھم و ھم یمکرون۔(آیت ۱۰۲، سورت یوسف ۱۲)

ترجمہ۔اور آپ اس وقت یوسف کے بھائیوں کے پاس موجود نہیں تھے جب انہوں نے سازش کر کے اپنا فیصلہ پختہ کر لیا تھا۔

19۔و کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم و انت علی کل شیء شھید (آیت ۱۱۷،سورت المائدۃ ۵)۔

ترجمہ۔اور جب تک میں انکے درمیان موجود رہا میں انکے حالات سے واقف رہا، پھر جب آپ نے مجھے وفات دے دی اتو آپ خود انکے نگراں تھے،اور آپ ہر چیز کے گواہ ہیں۔

نوٹ : یہ آیت اگر چہ حضرت عیسی ؑ کے بارے میں ہے،لیکن ایک حدیث میں حضور نے بھی لاعلمی ظاہر کی ہے،اور اسی آیت کو پڑھی ہے،اس لئے یہ آیت حضور ؐ کے بارے میں بھی ہوگئی۔وہ حدیث علم غیب کی بحث میں آئے گی۔

ان 5 آیتوں سے پتہ چلتا ہے کہ آپ ان جگہوں پر حاضر نہیں تھے بلکہ آپ آخرت میں بھی اقرار کریں گے کہ میرا مرنے کے بعد ان امتوں کے پاس حاضر نہیں رہا تو آپ ہر جگہ حاضر ناظر کیسے ہو گئے۔

نوٹ : یہ مسئلہ عقیدے کا ہے،اس لئے حضور ؐ کو حاضر ناظر ثابت کرنے کے لئے کوئی صریح آیت ، یا کوئی کی پکی حدیث لانی ہوگی،جس سے صراحت کے ساتھ یہ ثابت ہوتا ہو کہ آپ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں ، یا قبر میں رہ کر بھی حاضر ناظر ہیں،صرف خواب کی باتوں ، یا لفظی بحثوں ، یا برزرگوں کی باتوں سے عقیدہ ثابت نہیں ہوتا، یہ مسلمہ قاعدہ ہے۔

احادیث میں ہے کہ حضورؐ وہاں حاضر نہیں تھے

ان احادیث سے پتہ چلتا ہے کہ آپ اپنی زندگی میں بھی بہت سی جگہ پر حاضر نہیں تھے، اور قیامت میں بھی اس کا اظہار کریں گے، کہ میں انتقال کے بعد میں اپنی قوم میں موجود نہیں رہا، اور انکے احوال بھی مجھے معلوم نہیں ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور حاضر ناظر نہیں ہے، ہاں جو بات آپ کو بتادی گئی وہ آپ کو معلوم ہیں۔ اور جو باتیں حضورؐ بتائی گئی ہیں وہ اولین اور آخرین سے زیادہ ہیں

۔ حدیث معراج میں یہ بھی ہے کہ اللہ نے بیت المقدس کو حضورؐ کے سامنے کردیا جس کی وجہ سے اس کو دیکھ کر قریش کو جواب دیتے رہے، جس سے معلوم ہوا کہ آپ حاضر ناظر نہیں ہیں، اگر آپ حاضر اور ناظر ہوتے تو بیت المقدس کو آپ کے سامنے حاضر کرنے کی ضرورت کیا ہے، ااپ تو بیت المقدس کے پاس ماجود ہی ہیں، اور آپ اس کو دیکھ بھی رہے ہیں

1۔حدیث یہ ہے۔**سمعت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یقول لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن آیاتہ و انا انظر الیہ۔**

(بخاری شریف، کتاب مناقب الانصار، باب حدیث الاسراء ،ص ۶۵۲ نمبر ۳۸۸۶)

ترجمہ۔ حضرت جابر بن عبداللہ نے حضورؐ سے سنا، وہ فرمایا کرتے تھے کہ جب قریش نے مجھے معراج کے موقع پر جھٹلایا تو میں حطیم میں کھڑا ہوا، اللہ نے میرے لئے بیت المقدس واضح کردیا، میں اس کو دیکھتا رہا اور انکی نشانیوں کے بارے میں قریش کو بتاتا رہا۔

حضورؐ کی بیوی حضرت عائشہؓ پر منافقین نے تہمت لگائی ،جس کی وجہ سے تقریبا ایک ماہ تک حضورؐ پریشان رہے ، پھر حضرت عائشہؓ کی برأت میں سورہ نور کی آیتیں نازل ہوئیں تب حضورؐ کو اطمینان ہوا۔ اگر حضورؐ حاضر ناظر تھے تو ایک ماہ تک پریشان ہونے کی ضرورت کیا تھی ،آپ کو معلوم ہوجاتا تھا کہ حضرت عائشہ بری ہیں۔اس کے لئے حدیث یہ ہے۔

2۔عتبہ بن مسعود عن عائشه ؓ رضی الله عنها زوج النبی ﷺ حین قال لها اهل الافک ما قالوا۔۔۔۔و قد لبث شهرا لا یوحی الیه فی شانی بشیء قالت فتشهد رسول الله ﷺ حین جلس ثم قال اما بعد یا عائشة انه بلغنی عنک کذا کذا فان کنت بریئة فسیبرئک الله و ان کنت الممت بذنب فاستغفری الله و توبی الیه۔۔۔۔و انزل الله تعالی { ان الذین جاؤ بالافک عصبة منکم [آیت ۱۱، سورت النور ۱۸} (بخاری شریف، کتاب المغازی ،باب حدیث الافک ،ص ۷۰۱، نمبر ۴۱۴۱ رمسلم شریف، کتاب التوبۃ، باب فی حدیث الافک وقبول التوبۃ ،ص ۱۲۰۵، نمبر ۷۷۰ ۲ / ۷۰۲۰)

ترجمہ۔حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ ،تہمت لگانے والوں جو کچھ ان سے کہا۔۔۔حضورؐ ایک مہینے تک ٹھہرے رہے میرے بارے میں کوئی وحی نہیں آئی ، پھر فرماتیں ہیں جب حضورؐ بیٹھے تو انہوں نے تشہد پڑھی ، پھر کہا اما بعد، آئے عائشہ تمہارے بارے میں مجھے یہ یہ باتیں پہنچی ہیں ، اگر تم بری ہو تو اللہ تمہیں بری کر دیں گے، اور اگر تم نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو اللہ سے استغفار کرو اور توبہ کرو۔۔۔ پھر اللہ تعالی نے میرے بارے میں یہ آیت اتاری { جن لوگوں نے تہمت لگائی وہ چھوٹی سی جماعت ہے ۔الخ۔

آپ حاضر ناظر تھے تو آپ کو اپنی چہیتی بیوی حضرت عائشہؓ کی برائت کا علم کیوں نہیں ہوگیا۔

ان احادیث میں بھی ہے کہ مجھے لوگوں کا سلام پہنچایا جاتا ہے۔اگر پوری کائنات آپکے سامنے ہے اور آپ حاضر ناظر ہیں تو سلام پہنچانے کی ضرورت کیا ہے،آپ کے تو سامنے ہی سلام ہو رہا ہے

3۔عن عبد اللہ قال قال رسول اللہ ﷺ ان للہ ملائکۃ سیاحین فی الارض یبلغونی من امتی السلام۔(نسائی شریف، کتاب السہو، باب التسلیم علی النبی ﷺ،ص ۱۷۹،نمبر ۱۲۸۳)

ترجمہ۔اللہ کے لئے زمین میں پھرنے والے فرشتے ہیں جو میری امت کا سلام مجھے پہنچاتے ہیں۔

4۔قال قال رسول اللہ ﷺ حیاتی خیر لکم تحدثون و نحدث لکم ، و وفاتی خیر لکم تعرض علی اعمالکم فما رأیت خیرا حمدت اللہ و ما رأیت من شر استغفرت اللہ لکم۔(مسند ا◎ار، باب زاذان عن عبد اللہ، ج ۵،ص ۳۰۸)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا میری زندگی تمہارے لئے بہتر ہے،تم لوگ مجھ سے باتیں کرتے ہو، میں تم لوگوں سے باتیں کر لیتا ہوں [اور حدیث بن جاتی ہے] اور میری وفات بھی تمہارے لئے بہتر ہے، تمہارے اعمال مجھ پر پیش کئے جائیں گے،اگر میں ان میں اچھی بات دیکھوں گا تو اللہ کی حمد کروں گا، اور کوئی بری بات دیکھوں گا،تو میں تمہارے لئے استغفار کروں گا

ان احادیث سے پتہ چلا کہ [۱] حضور قبر میں زندہ ہیں [۲] اور ان پر امت کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔[۳] اور یہ بھی پتہ چلا کہ حضور حاضر ناظر نہیں ہیں اور نہ پوری کائنات آپ کے سامنے ہے ورنہ اعمال پیش کئے جانے کی ضرورت کیا ہے۔

آپ حاضر ناظر نہیں ہیں۔اس کی دلیل یہ حدیث ہے۔

5۔عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ لا تجعلوا بیوتکم قبورا، و لا تجعلوا قبری عیدا، و صلوا علی فان صلاتکم تبلغنی حیث کنتم۔ (ابوداود شریف، کتاب المناسک، باب زیارۃ القبور، ص۲۹۶، نمبر ۲۰۴۲)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ اپنے گھروں کو قبر کی طرح مت بنا دو [اس میں کوئی عبادت ہی نہ کرو] اور میری قبر کو عید منانے کی طرح مت بنا دو، اور مجھ پر درود بھیجا کرو، تم جہاں بھی ہو مجھ پر تمہارا درود پہنچایا جاتا ہے۔

ان احادیث میں ہے کہ تم جہاں بھی ہو مجھے تمہارا سلام پہنچایا جاتا ہے ۔اگر حضور حاضر ناظر ہیں تو فرشتوں کو سلام پہنچانے کی کیا ضرورت ہے

اس حدیث میں ہے کہ قیامت میں بھی آپ حاضر ناظر نہیں ن ہوں گے ورنہ غیر صحابی کو بھی صحابی کیسے سمجھ لیں گے،

6۔عن ابن عباس ۔۔۔۔الا و انہ یجاء برجال من امتی فیوخذ بھم ذات الشمال فاقول یا رب أصیحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح{ و کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم }فیقال ان ھولاء لم یزالوا مرتدین علی اعقابھم منذ فارقتھم۔ (بخاری شریف، کتاب التفسیر، باب و کنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم۔ص ۷۹۱، نمبر ۴۶۲۵ /مسلم شریف، کتاب الفضائل، باب اثبات حوض نبینا ﷺ وصفاتہ، ص۱۰۱۸، نمبر ۲۳۰۴ /۵۹۹۶)

ترجمہ۔حضرت ابن عباسؓ سے روایت ہے۔۔۔قیامت میں حضورؐ کی امتی کے کچھ لوگ لائے جائیں

گے جنکی بداعمالیاں انکو پکڑ چکی ہوں گی ،حضورؐ کہیں گے میرے رب یہ میرے صحابی ہیں ،تو انکو کہا جائے گا ،آپ کو معلوم نہیں ہے کہ آپ کی وفات کے بعد انہوں نے کیا کام کیا ہے [یعنی یہ مرتد ہو چکے تھے]،تو حضور کہتے ہیں کہ میں وہی بات کہوں جو ایک نیک بندے [حضرت عیسیٰؑ] نے کہا تھا، کہ جب تک میں انکے درمیان رہا تو میں ان کا گواہ رہا، اور جب آپ نے مجھے وفات دی تو آپ ہی انکے نگراں ہیں ۔۔فرشتے حضورؐ کو اطلاع دیں گے کہ جب آپؐ ان لوگوں سے جدا ہوئے تھے تو یہ لوگ مرتد ہو گئے تھے

اگر آپ حاضر ناظر ہوتے تو آپ کیوں نہ جان لیتے کہ یہ آدمی میرا صحابی نہیں رہا۔

ان 6 حدیثوں سے معلوم ہوا کہ آپ حاضر ناظر نہیں ہیں ،اور نہ پوری کائنات کو آپ کے سامنے کر دی گئی ہے کہ آپ ساری چیزوں کو دیکھ لیں ، ہاں آپ قبر میں اپنے جسم اطہر کے ساتھ زندہ ہیں، اور جو لوگ آپ پر سلام اور درود پیش کرتے ہیں ،فرشتے اس کو آپ تک پہنچا دیتے ہیں ، حدیث سے یہی ثابت ہے

اور جب تک آیت ، یا پکی حدیث سے حاظر ناظر ثابت نہ ہو، یہ عقیدے کا مسئلہ ہے اس لئے خواب کی باتوں یا لوگوں کے اقوال سے اتنے بڑے معاملے کو ثابت نہیں کیا جاسکتا ہے

ان آیتوں سے شبہ ہوتا ہے کہ حضورؐ حاضر ناضر ہیں

یہاں تین آیتیں پیش کی جارہی ہیں، اور عبد اللہ بن عباس کی تفسیر کے اعتبار سے تینوں آیتوں میں شاہدا، کا ترجمہ یہ ہے کہ آپ ﷺ قیامت میں یہ گواہی دیں گے، کہ میں نے اپنی امت پر رسالت پہنچادی ہے، اور دوسری امت پر بھی گواہی دیں گے کہ انکے نبیوں نے اپنی اپنی امتوں پر رسالت پہنچادی ہیں، اس لئے شاہدا کا ترجمہ گواہی دینے کا ہے، حاضر ناظر کا نہیں ہے

یہ اشکال کہ گواہی دینے کے لئے امت کی حالتوں کو دیکھنا ضروری ہے، تب ہی تو حالات کو دیکھ کر گواہی دی جا سکے گی، اس لئے حضورؐ کو تمام حالات کی خبر ہے، یہ اشکال صحیح نہیں ہے، بلکہ قرآن نے یہ بتایا ہے کہ تمام نبیوں نے اپنی اپنی امت کو رسالت پہنچا دی ہے، اللہ کی اسی خبر پر اعتماد کر کے حضورؐ بھی گواہی دیں گے، اور حضور کی امت بھی اسی خبر پر اعتماد کر کے گواہی دے گی۔ اس کے لئے پہلے آیت بھی گزر چکی ہے اور حدیث بھی گزر چکی ہے

کچھ حضرات نے ان آیتوں سے حاضر ناظر ثابت کی ہیں

اور دلیل یہ دی ہے کہ حالات دیکھ کر ہی گواہی دی جاتی ہے اور حضورؐ پچھلے نبیوں کے لئے گواہی دیں گے اس لئے حضورؐ حاضر ناظر ہو گئے

کچھ حضرات نے شاہدا کا ترجمہ حاضر کیا ہے آیت یہ ہے۔

20۔انا ارسلنا الیکم رسولا شاھدا علیکم کما ارسلنا الی فرعون رسولا ۔ (آیت ۱۵، سورت مزمل ۷۳)۔ترجمہ۔جھٹلانے والو یقین جانو ہم نے تمہارے پاس تم پر گواہ بننے والا ایک رسول اسی طرح بھیجا، جیسے ہم نے فرعون کے پاس ایک رسول بھیجا تھا۔

یہاں شاہدا کا ترجمہ رسالت کو پہنچا دینے کی گواہی ہے، تفسیر ابن عباس میں عبارت یہ ہے { شاھدا علیکم } بالبلا غ) بالبلاغ کی تفسیر سے پتہ چلتا ہے کہ شاہدا کا ترجمہ رسالت پہنچا دینے کی گواہی ہے، کیونکہ فرعون کی طرف جو حضرت موسی علیہ السلام کو بھیجا ہے وہ بھی رسالت پہنچا دینے کیلئے ہی ہیں

21۔یاایھا النبی انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا o، و داعیا الی اللہ باذنہ و سراجا منیرا۔(آیت ۴۵،سورت احزاب ۳۳)۔ترجمہ۔ آئے نبی! بیشک ہم نے تمہیں ایسا بنا کر بھیجا ہے کہ تم گواہی دینے والے، خوشخبری سنانے والے اور خبردار کرنے والے ہو، اور اللہ کے حکم سے لوگوں کو اللہ کی طرف بلانے والے ہو، اور روشنی پھیلانے والے چراغ ہو۔

یہاں بھی شاہدا کا ترجمہ رسالت پہنچا دینے کی گواہی کے معنی میں ہے، تفسیر ابن عباس میں اس کی تفسیر بالبلاغ سے کی ہے ،{شاھدا}علی امتک بالبلاغ ۔(،آیت ۴۵، الاحزاب ۳۳) علی امتک بالبلاغ کی تفسیر سے پتہ چلتا ہے کہ شاہدا کا ترجمہ رسالت پہنچا دینے کی گواہی ہے، آگے کی آیت میں { داعیا الی اللہ باذنہ } ہے، اللہ کی طرف بلانے والا ہے، جس سے رسالت پہنچانے کے معنی کا ثبوت ہے، حاضر ناظر کے معنی میں نہیں ہے۔

22۔انا ارسلناک شاھدا و مبشرا و نذیرا۔(آیت ۸،سورت الفتح ۴۸)

ترجمہ۔آئے پیغمبر ہم نے تمہیں گواہی دینے والا خوشخبری دینے والا، اور خبردار کرنے والا بنا کر بھیجا ہے یہاں بھی تفسیر ابن عباس میں شاہدا کی تفسیر بالبلاغ سے کی ہے،{شاھدا}علی امتک بالبلاغ۔ (آیت ۸،سورت الفتح ۴۸) علی امتک بالبلاغ کی تفسیر سے پتہ چلتا ہے کہ شاہدا کا ترجمہ رسالت پہنچا دینے کی گواہی دینا ہے، حاضر ناظر کے معنی میں نہیں ہے۔

ہر امت میں سے گواہ لائے جائیں گے
تو اس پوری امت کو حاضر ماننا پڑے گا

آیتیں یہ ہیں

23۔و کذالک جعلنا کم امة وسطا لتکونوا شهداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شهیدا۔(آیت ۱۴۳،سورت بقرہ ۲)۔ترجمہ۔اور اے مسلمانو!اسی طرح تو ہم نے تم کو ایک معتدل امت بنایا ہے تا کہ تم دوسرے لوگوں پر ب گواہ بنو،اور رسول تم پر گواہ بنے

24۔و یوم نبعث فی کل امة شهیدا علیهم من انفسهم و جئنابک شهیدا علی هولاء۔(آیت ۸۹،سورت النحل ۱۶)

ترجمہ۔اور وہ دن بھی یاد رکھو جب ہر امت میں ایک گواہ انہیں میں سے کھڑا کریں گے،اور اے پیغمبر! ہم تمہیں ان لوگوں کے خلاف گواہی دینے کے لئے لائیں گے

25۔فکیف اذا جئنا من کل امة بشهید و جئنابک علی هولاءٖ شهیدا ۔(آیت ۴۱، سورت نساء ۴) ترجمہ۔کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے،اور اے پیغمبر ہم تم کو ان لوگوں کے خلاف گواہ کے طور پر پیش کریں گے۔

26۔لیکون الرسول شهیدا علیکم و تکونوا شهداء علی الناس (آیت ۷۸ ،سورت الحج ۲۲) ترجمہ۔تا کہ یہ رسول تمہارے لئے گواہ بنیں اور تم [یہ امت] دوسرے لوگوں کے لئے گواہ بنو۔

27۔یوم نبعث من کل امة شهیدا۔(آیت ۸۴،النحل ۱۶)

ترجمہ۔ اس دن کو یاد کرو جس دن ہر امت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے۔

28۔نزعنامن کل امۃشھیدافقلناھاتو برھانکم۔(آیت ۷۵،سورت القصص ۲۸)
ترجمہ۔اورہم ہرامت میں سے ایک گواہی دینے والانکال لائیں گے، پھر کہیں گے کہ لاؤ اپنی کوئی دلیل

ان 6 آیتوں میں ہے کہ ہرامت میں سے گواہ لائیں جائیں گےتو وہ تمام امتی بھی حاضر ناظر ہو جائے گی،صرف ایک رسول حاضر ناظر نہیں رہیں گے۔۔۔،آیتوں پرغور کرلیں

اس حدیث میں گواہی دینے کی پوری تفصیل ہے

7۔عن ابی سعید قال قال رسول اللہ ﷺ یجیء نوح و امتہ فیقول اللہ تعالی ھل بلغت فیقول نعم ای رب ، فیقول لامتہ ھل بلغکم ؟ فیقولون لا ما جائنا من نبی فیقول لنوح من یشھد لک ؟ فیقول محمد ﷺ و امتہ فتشھد انہ قد بلغ ، و ھو قولہ جل ذکرہ {و کذالک جعلنا کم امۃ وسطا لتکونوا شھداء علی الناس و یکون الرسول علیکم شھیدا ۔ (آیت ۱۴۳،سورت بقرہ ۲) }۔(بخاری شریف، باب قول اللہ عزوجل، ولقد ارسلنا نوحا الی قومہ [آیت ۲۵،سورت ہود]ص ۵۵۵،نمبر ۳۳۳۹)

ترجمہ۔حضور ؐ نے فرمایا کہ قیامت میں نوح ؑ اور انکی امت لائی جائے گی ، اللہ پوچھیں گے کیا تم نے اپنی امت کورسالت پہونچادی ہے،حضرت نوح ؑ فرمائیں گے،ہاں ! اللہ امت سے پوچھیں گے،کیا تم کورسالت پہونچادیا،تو وہ کہیں گے کہ ہمارے پاس تو کوئی نبی ہیں نہیں آئے ،تو اللہ نوح ؑ سے کہیں گے کہ تمہارا گواہ کون ہے؟ تو نوح ؑ کہیں گے کہ محمد ؐ اور انکی امت،تو محمد ؐ گواہی دیں گے کہ ہاں حضرت نوح ؑ نے پیغام پہونچادیا تھا،اللہ کے اس قول میں اسی واقعے کا ذکر ہے {اسی طرح تم کو وسط امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر گواہ بنو،اور رسول [محمد ؐ] تم پر گواہ بنیں گے۔

اگر شہید کے لفظ سے حضور کو حاضر ناظر مان لیا جائے تو پھر اس امت کو بھی حاضر ناظر ماننا پڑے گا کیونکہ اس کے بارے میں بھی آیت میں ہے {لتکونوا شھداء علی الناس}، کہ تم لوگوں پر شہید ہوں گے، اور دوسری امتوں کو بھی حاضر ناظر ماننا ہوگا، کیونکہ انکے بارے میں بھی آیا کہ، {جئنا من کل امة بشھید}، کہ ہر امت میں سے بھی ایک ایک شہید لاوں گا

اصل بات یہ ہے کہ اللہ نے قرآن میں یہ کہہ دیا ہے کہ پچھلے نبیوں نے اپنی اپنی امتوں کو اللہ کا پیغام پہونچا دیا ہے، قرآن کی اس بات پر یقین کرتے ہوئے امت محمدیہ بھی گواہی دے گی کہ تمام نبیوں نے اپنا اپنا پیغام پہونچا دیا ہے، اور خود بھی گواہی دیں گے کہ سارے نبیوں نے اللہ کا پیغام پہونچا دیا ہے

اس آیت میں ہے کہ ہر قوم میں اللہ نے رسول بھیجا تھا۔

29- و لقد بعثنا فی کل امة رسولا ان اعبدو اللہ (آیت ۳۶، النحل ۱۶)۔ ترجمہ۔ اور واقعہ یہ ہے کہ ہم نے ہر امت میں کوئی نہ کوئی رسول اس ہدایت کے ساتھ بھیجا ہے کہ تم اللہ کی عبادت کرو۔

30۔ تاللہ لقد ارسلنا الی امم من قبلک فزین لھم الشیطان اعمالھم۔ (آیت ۶۳، النحل ۱۶)

ترجمہ ۔ اللہ کی قسم کی تم سے پہلے جو امتیں گزری ہیں ہم نے انکے پاس رسول بھیجے تھے تو شیطان نے انکے اعمال کو خوب بنا سنوار کران کے سامنے پیش کیا۔

ان دونوں آیتوں سے پتہ چلتا ہے کہ ہر امت کے پاس اللہ نے رسول بھیجا تھا

ان دونوں آیتوں سے پتہ چلا کہ تمام رسولوں نے اپنی رسالت پورے طور پر پہنچا دئے ہیں۔

31۔ وما علی الرسول الا البلاغ المبین (آیت ۵۴، النور ۲۴)

ترجمہ۔ اور رسول کا فرض اس سے زیادہ نہیں ہے کہ وہ صاف صاف بات پہنچا دیں

32۔ وما علی الرسول الا البلاغ المبین (آیت ۱۸، العنکبوت ۲۹)

ترجمہ۔ اور رسول کا فرض اس سے زیادہ نہیں ہے کہ وہ صاف صاف بات پہنچا دیں

اسی خبر پر اعتماد کرتے ہوئے حضور ﷺ اور انکی امت قیامت میں گواہی دیں گے کہ تمام نبیوں نے اپنی اپنی رسالت پہنچا دئے ہیں، یہ امت اور حضورؐ حاضر ناظر نہیں تھے

اس کے لئے آیت یہ ہے

33۔ قل ای شیء أکبر شهادة قل الله شهيد بيني و بينكم ۔۔(آیت ۱۹، سورت الانعام ۶)

۔ترجمہ۔ اللہ سے بڑھ کر کون سی چیز گواہی دینے والی ہوگی، آپ کہہ دیجئے کہ اللہ میرے اور تمہارے درمیان گواہ ہے۔

شہد کے تین معانی ہیں

اس لئے سیاق وسباق دیکھ کر آیت کا ترجمہ کرنا ہوگا۔ تا کہ دوسری آیتوں سے اس کا معنی ٹکرا نہ جائے

[۱] گواہی دینا۔

[۲] موجود ہونا اور دیکھنا

[۳] گواہوں کا تزکیہ کرنا، اور یہ کہنا کہ ان گواہوں نے سچ کہا ہے۔

[۱] شہد کا معنی گواہی دینا اس آیت میں ہے

34۔ و شهد شاهد من اهلها (آیت ۲۶، یوسف ۱۲)

ترجمہ۔ حضرت زلیخا کے اہل میں سے ایک بچے نے گواہی دی۔

اس آیت میں شہد کا ترجمہ صرف گواہ دینا ہے، کیونکہ بچے نے حضرت یوسفؑ کو زلیخا کے کمرے میں نہیں دیکھا تھا، اس لئے اس آیت میں شہد کا ترجمہ گواہ دینا ہے

[۲] شہد کا ترجمہ موجود ہونا، اس آیت میں ہے

35۔و ما کنت بجانب الغربی اذ قضینا الی موسی الامر و ما کنت من الشاھدین۔ (آیت ۴۴، سورت قصص ۲۸)

ترجمہ۔آئے پیغمبر آپ اس وقت کوہ طور کی مغربی جانب حاضر نہیں تھے جب ہم نے موسی کو احکام سپرد کئے تھے، اور آپ ان لوگوں میں سے نہیں تھے جو اس کو دیکھ رہے تھے۔

اس آیت میں شہد کا ترجمہ ہے آپ وہاں حاضر نہیں تھے

[۳] گواہوں کا تزکیہ کرنا

تزکیہ کا مطلب یہ ہے کہ یہ تصدیق کرے کہ گواہ نے جو گواہی دی ہے وہ سچ اور صحیح ہے

36۔فکیف اذا جئنا من کل امۃ بشھید و جئنابک علی ھو لاءِ شھیدا ۔ (آیت ۴۱، سورت نساء ۴)

ترجمہ۔کیا حال ہوگا جب ہم ہر امت میں سے ایک گواہ لے کر آئیں گے، اور ائے پیغمبر ہم تم کو ان لوگوں کے خلاف گواہ کے طور پر پیش کریں گے۔

تفسیر ابن عباس میں اس آیت میں شہیدا کا ترجمہ تزکیہ کیا ہے **و جئنابک علی ھو لاءِ شھیدا } و یقال لامتک شھیدا مزکیا معدلا، مصدقا لھم)**، یعنی امت نے جو گواہی دی ہے حضور اس کا تزکیہ کریں گے، کہ میری امت نے جو گواہی دی ہے، وہ ٹھیک ہے، سچ ہے

جب شہد کا تین معانی ہیں تو سیاق وسباق دیکھ کر ہی شہد کا ترجمہ کرنا ہوگا، تاکہ اس کا معنی دوسری آیتوں سے ٹکرا نہ جائے ۔

ان احادیث سے حاضر ناظر ہونے کا شبہ ہوتا ہے

8۔عن ثوبان قال قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ زوی لی الارض فرأئت مشارقھا و مغاربھا و ان امتی سیبلغ ملکھا ما زوی لی منھا۔ (مسلم شریف، کتاب الفتن، باب ہلاک ہذہ الامۃ بعضھم ببعض، ص ۱۲۵۰، نمبر ۲۸۸۹/۷۲۷۸)

ترجمہ۔ حضورؐ نے فرمایا کہ اللہ نے زمین میرے لئے سکیڑ دی، جس سے میں زمین کی مشرق اور مغرب کو دیک لیا، اور جہاں تک زمین سکیڑی میری امت وہاں تک پہنچ جائے گی۔

یہ ایک معجزہ کا ذکر ہے کہ آپ کے سامنے مشرق اور مغرب کی زمین کر دی، اور آپ نے اس کو دیکھ لیا، اس میں زوی، ماضی کا صیغہ ہے، جس کا مطلب ہے کہ ایک مرتبہ ایسا کیا گیا، ورنہ اگر آپؐ ہمیشہ ہر جگہ حاضر ناظر ہیں تو آپ کے سامنے زمین کو کرنے کا مطلب کیا ہے، وہ تو ہر وقت آپ کے سامنے ہے ہی، اس لئے اس حدیث سے حاضر ناضر ثابت نہیں ہوتا۔ یہ آپؐ کی زندگی میں ایک معجزہ ہے جس کا اس حدیث میں ذکر ہے،

دوسری بات یہ ہے کہ اس حدیث میں صرف زمین آپ کے سامنے کی گئی ہے پوری کائنات نہیں ہے آپ خود بھی غور کر لیں۔

اس حدیث سے بھی حضورؐ کے حاضر ناظر ہونے کا شبہ ہوتا ہے

9۔عن عبد اللہ بن عمر و [بن العاص] قال الدنیا سجن المومن و جنۃ الکافر، فاذا مات المومن یخلی بہ یسرح حیث شاء۔و اللہ اعلم۔ (مصنف ابن ابی شیبۃ، باب کلام عبد اللہ بن عمر، ج ۷، ص ۵۷، نمبر ۳۴۷۲۲)

ترجمہ۔عبد اللہ بن عمر بن العاص نے فرمایا: دنیا مومن کی قید ہے اور کافر کی جنت ہے، پس جب مومن مرجاتا ہے تو وہ دنیا سے چھوٹ جاتا ہے، اور جہاں چاہتا ہے گھومتا رہتا ہے

اس صحابی کے قول میں یسرح حیث شاء، کہ جہاں چاہتا ہے گھومتا رہتا ہے سے بعض حضرات نے استدلال کیا ہے مومن کی روحیں دنیا میں جہاں چاہتی ہیں گھومتی رہتی ہیں، اور اسی پر قیاس کر کے حضور بھی ہر جگہ حاضر ناظر ہیں

لیکن اس میں تین خامیاں ہیں [۱] یہ حدیث نہیں ہے یہ صحابی کا اپنا قول ہے، جس سے عقیدہ ثابت نہیں کیا جاسکتا ہے۔[۲] دوسری بات ہے کہ جب دنیا قید ہے اور موت کی وجہ سے وہاں سے نکل گئی تو دوبارہ دنیا جیسی قید میں مومن کی روح کیوں آئے گی۔[۳] اور تیسری بات یہ ہے کہ دنیا میں نہیں بلکہ جنت میں جہاں چاہتی ہے گھومتی رہتی ہے، کیونکہ دوسری حدیث میں شہیدوں کے بارے میں ہے کہ انکی روح جنت میں جہاں چاہتی ہے گھومتی رہتی ہے، دنیا میں نہیں گھومتی۔

10۔حدیث یہ ہے۔**عن ابی هريرة قال قال رسول الله ﷺ رأيت جعفرا يطير فی الجنة مع الملائكة**۔(ترمذی شریف، کتاب المناقب، باب مناقب جعفر بن طالب، ص ۸۵۵، نمبر ۳۷۶۳)

ترجمہ۔حضورؐ نے فرمایا کہ میں نے حضرت جعفرؓ کو دیکھا کہ وہ جنت میں فرشتوں کے ساتھ اڑ رہے ہیں

اس حدیث میں ہے کہ حضرت جعفرؓ جنت میں جہاں چاہتے ہیں پھرتے ہیں۔اس لئے عبد اللہ بن عمر کے قول کا مطلب بھی یہی ہوگا کہ مومن موت کے بعد جنت میں پھرتے ہیں، دنیا میں پھرنا ثابت نہیں ہوگا

اس حدیث میں بھی اس کی تصریح ہے کہ شہداء کی روحیں جنت میں جدھر چاہتی ہے گھومتی ہیں، دنیا میں نہیں

11۔عن مسروق قال سألنا عبد اللہ ھو ابن مسعود عن ھذہ الآیۃ {ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون} (آیت ۱۶۹،آل عمران ۳) قال اما انا قد سألنا عن ذالک فقال أرواحھم فی جوف طیر خضر لھا قنادیل معلقۃ بالعرش تسرح من الجنۃ حیث شائت ثم تأوی الی تلک القنادیل ۔(مسلم شریف، کتاب الامارۃ، باب بیان ان ارواح الشہداء فی الجنۃ وانھم احیاء عند ربھم یرزقون، ص ۸۴۵، نمبر ۱۸۸۷/ ۴۸۸۵)

ترجمہ۔حضرت مسروقؒ فرماتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن مسعود سے اس آیت {ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا بل احیاء عند ربھم یرزقون} کے بارے میں پوچھا،فرمایا کہ میں اس ایت کے بارے میں حضورؐ سے پوچھ چکا ہوں،فرمایا کہ شہیدوں کی روح سبز پرندے کے پیٹ میں ہوتی ہے،اور قندیلیں عرش کے ساتھ لٹکی ہوتی ہیں، وہ روح جہاں چاہتی ہے چلی جاتی ہے، پھر اس قندیل میں آکر ٹھہر جاتی ہے

اس حدیث میں بھی ہے کہ جنت میں جدھر چاہتے ہیں چلے جاتے ہیں، دنیا میں ادھر ادھر پھرنے کا ثبوت نہیں ہوگا، یہ عقیدہ ہندؤوں کا ہے کہ مرنے کے بعد میت کی روہیں دنیا میں بھٹکتی رہتی ہیں۔

اس عقیدے کے بارے میں 36 آیتیں اور 11 حدیثیں ہیں،آپ ہر ایک کی تفصیل دیکھیں آپ ان آیتوں اور حدیثوں میں خود غور کر لیں

ہندوؤں کا عقیدہ یہ ہے کہ دیوی اور دیوتا ہر جگہ حاضر ہیں اور ہر چیز کو دیکھتے ہیں

ہندوؤں کا عقیدہ یہ ہے کہ انکے رشی منی، یعنی انکے پرانے بزرگ، اور دیوی، دیوتا ہر جگہ حاضر ناظر ہیں، یہاں تک کہ بتوں کے اندر بھی وہ حاضر ہیں، اور اپنے پوجا کرنے والے کی ہر بات کو سن رہے ہیں، اور انکو دیکھ بھی رہے ہیں، اور اس کی مدد بھی کرتے ہیں، اسی لئے تو وہ ان کی بت بنا کر پوجا کرتے ہیں اور ان سے مدد مانگتے ہیں، ورنہ تو وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ مٹی کی بنی بت ہے، اس میں کوئی جان نہیں ہے، لیکن اس کا عقیدہ یہ ہے کہ اسکے رشی منی اس میں حاضر و ناظر ہیں اس لئے وہ بتوں کے سامنے سجدہ کرتے ہیں انکو پوجتے، اور ان سے، اپنی منتیں مانگتے ہیں۔

اس لئے اللہ نے 5 آیتوں میں یہ واضح کر دیا کہ آپ فلاں فلاں مقام پر نہیں تھے، تا کہ لوگ حضورؐ کو حاضر ناظر سمجھ کر ان سے منتیں نہ مانگنے لگیں، اور ان کے سامنے اپنی مرادیں نہ پیش کرنے لگیں۔